

عاشق
میرزا

امام احمد رضا بریلوی

ایک تعارف ایک جائزہ



مولانا اقبال احمد رشتہ افادری گجراتی

رضا اکیڈمی لاہور
ایکٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم اقبال احمد اختر قادری فید مجده نے جدید انداز میں امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و کوائف کو قلم بند فرمایا ہے جو قارئین کے لئے نامزد تحفہ قرار دیا جاسکتا ہے اور شخصیات پر لکھنے والوں کو ایک نیا اسلوب حاصل ہو گا۔

’وصوف ملت اسلامیہ کے نامور محقق پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایم۔ اے پی ایچ ڈی کراچی کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ انہی کی رہنمائی میں اپنے راہوار قلم کو چلا رہے ہیں۔ رضا اکیڈمی کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ جس سے وہ بے حد متاثر ہو کر اپنا مقالہ اشاعت کے لئے عنایت کر رہے ہیں۔ اور رضا اکیڈمی خوبصورت شہادت سے آراستہ کر کے قارئین و معاونین کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔

مقبول احمد خیالی قادری لاہور

۹۲ - ۸ - ۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پردہ اٹھتا ہے !

فاطمہ ارے! بیٹی فاطمہ !

کہاں ہو ؟

جی ابو کی !

فاطمہ نے باروچی خانہ سے جواب دیا !

والد جیئے ذرا دیکھو، ہاں اخبار ڈال گیا !

فاطمہ جی ابو! وہ لوگب کا اخبار دے کر جا چکا !

والد ایک کپ چائے اور اخبار لے آؤ !

کیوں ابو کیا ناشتہ نہیں کریں گے فاطمہ نے کہا ... !

والد ارے ابھی آج کو ناشتہ دفتہ جاتا ہے، چھٹی کا دن جمعہ ہے آرام۔

ناشتہ کریں گے اخبار لے آؤ

ابھی باپ بیٹی میں جھگڑا ہو ہی رہی تھی کہ اتنے میں فاطمہ کا بھائی اختر اخبار لے کرے میں داخل ہوا وہ بارہویں جماعت کا طالب علم ہے، اسے اخبارات و جرائد لکھنے کا بہت شوق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ روزانہ صبح کو دروازے پر پا کر کاٹھنر رہتا

ہے تاکہ اخبار کو اول وقت میں پڑھ لے پھر کالج جائے
 اختر اخبار میرے پاس ہے، میں پڑھ رہا تھا لاؤ مجھے دو
 'تم بعد میں پڑھ لینا والد نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا
 ابو یہ احمد رضا کون ہیں ؟

آج اخبار کے پورے ایک صفحہ پر ان کی حیات و کارناموں پر مضامین آئے ہیں
 یہ سوال کرتے ہوئے اختر نے اخبار والد کی چاب بڑھا لیا اور سوالیہ
 نگاہوں سے دیکھنے لگا

والد نے اخبار لیتے ہوئے کہا، 'مجھا آج صفر کی ۲۵ تاریخ ہو گی غالباً پچیس تاریخ !
 کیا مطلب ؟

والد مطلب یہ کہ ۲۵ صفر حضرت مولانا احمد رضا خاں کا یوم وصال ہے
 آپ نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو انتقال فرمایا تھا، اس لئے آج ان کے یوم وصال کے موقع
 پر اخبار میں ان کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ان کی شخصیت پر
 مختلف اہل قلم کے مضامین اور بڑے بڑے دانشوروں کی آراء شائع کی گئی ہوں گی۔
 جیسا کہ گذشتہ سال بھی ان کی برسی پر اخبارات نے مضامین شائع کئے تھے
 .. یہ جواب دے کر اختر کے والد اخبار کا مطالعہ کرنے لگے۔

اختر 'ابو یہ کہاں کے رہنے والے تھے، ان کے متعلق کچھ بتائیے نا
 ! بیٹا یہ خود تو انڈیا کے شہر بریلی کے رہنے والے تھے مگر ان کے باپ دادا قندھار
 افغانستان کے رہنے والے تھے اور وہاں کے قبیلہ "بڑمچ" سے ان کا تعلق تھا، یہی
 وجہ کہ آپ نسباً "پٹان" ہوئے آپ کے خاندان کے بڑے لوگ دادا،
 پروادا مغلیں بادشاہ، شاہ جہاں کے دور حکومت میں افغانستان سے لاہور آئے اور یہاں
 بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے، یہ جو لاہور شیش محل ہے، یہ ان ہی کی جاگیر تھا
 پھر وہاں سے یہ لوگ دہلی چلے گئے اور وہاں سے روہتاکہ بریلی، جہاں
 انہوں نے مستقل رہائش اختیار کر لی اسی شہر بریلی میں مولانا احمد رضا

خاں، ۱۰ شوال یعنی مئی عید، عید الفطر کے نو دن بعد پیدا ہوئے۔

اختر کیا یہ عالم دین تھے، جو ان کے نام کے ساتھ "مولانا" لکھا ہوا
 ہے، جیسا کہ ہمارے اسلامیات کے سر جو کہ ایک عالم دین ہیں، کو ہمارے دوسرے
 سب سر مولانا صاحب کہتے ہیں ؟

والد ہاں بیٹا ! مولانا احمد رضا خاں دنیائے اسلام کے
 بہت بڑے عالم تھے یہ اپنے دور کے مجدد تھے۔ مجدد
 یہ علوم اسلامیہ کا ایک ایسا سمندر تھے کہ جس کا کنارہ مشکل ہی سے مل سکے، مگر
 سچے کراں تھے ان کو قرآن و حدیث کے علاوہ پچیس علوم و فنون پر
 مکمل مہارت حاصل تھی، ارے نہیں بلکہ انے علوم و فنون پر دسترس رکھتے تھے وہ ہر
 جدید و قدیم علم سے واقف تھے اور واقف بھی ایسے کہ ایک مرتبہ مسلم یونیورسٹی علی
 گڑھ کے وائس چانسلر صاحب کو ریاضی کے کسی سوال میں مشکل درپیش ہوئی تو کسی
 نے ان کو مولانا احمد رضا خاں سے ملنے کا مشورہ دیا، جب وہ مولانا سے ملے تو دنگ رہ
 گئے کہ مولانا نے ان کا مشکل ترین سوال ذرا سی دیر میں حل کر کے ہاتھ میں دے دیا
 -

ابو جو وائس چانسلر صاحب سوال معلوم کرنے گئے تھے ان کا نام کیا تھا ؟ ..

..... اختر نے کہا

والد بیٹا ان کا نام پروفیسر ڈاکٹر سر فیاض الدین احمد ہے۔ ڈاکٹر سر فیاض
 الدین احمد

اختر نے حیرت سے کہا میں نے تو پوچھا ہے کہ وہ علم ریاضی میں
 بڑی مہارت رکھتے تھے اور غالباً انہوں نے اس میں ڈاکٹریٹ بھی کیا تھا اور یہ کہ ان
 کا شمار دنیا کے بڑے بڑے اور ممتاز ترین ریاضی دانوں میں ہوتا تھا اور ہندوستان میں
 تو سب سے بڑے وہ بھی ریاضی دان تھے۔

ہاں بیٹا تم نے ٹھیک کہا ! ڈاکٹر مرشیاء الدین احمدؒ، ریاضی میں یکساں زمانہ تھے مگر جب وہ مولانا احمد رضا خاں سے ملے اور انہوں نے ان کا سوال پل بھر میں حل کر دیا تو بڑے متاثر ہوئے اور یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہندوستان میں یہ علم جانتے والا مولانا احمد رضا خاں کے علاوہ کوئی نہیں نیز کہا کہ صحیح معنوں میں یہ جتنی ہی ”قویٰ پرائز“ کی مستحق ہے
 اختر ابو ابھی آپ نے کہا کہ مولانا احمد رضا خاں جدید علوم سے بھی اچھی طرح واقف تھے تو کیا وہ جدید سائنس سے بھی واقف تھے ؟

والد ہاں بیٹا، علوم جدید اور سائنس میں مولانا کی مہارت کا اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب ۱۹۹۸ء میں سان فرانسسکو (امریکہ) کے ایک سائنسدان نے نیوٹن سائنسدان کے نظریہ کشش ثقل کے تحت ممالک متحدہ امریکہ کی تباہی اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں زلزلوں اور طوفان کی پیش گوئی کی تو مولانا احمد رضا خاں نے فوراً اس کا تعاقب کیا اور اپنی سائنسی تحقیقات سے اس پیشین گوئی کو باطل قرار دیا کہ کوئی طوفان یا زلزلہ نہیں آئے گا یہ سائنسی دنیا کا ایک بہت بڑا چیلنج تھا، جسے مولانا نے قبول کیا چنانچہ امریکی سائنسدان نے جس دن کی پیشین گوئی کی تھی، جب وہ دن آیا تو کچھ نہ ہوا دنیا بھر کے ماہرین حیاء بڑی بڑی دور بین لگائے آسمان کو دیکھتے رہے کہ جالی لوہے سے آئے والی ہے مگر کچھ بھی نہ ہوا
 امام احمد رضا خاں نے سائنس دان ”نیوٹن“ اور ”آئن سٹائن“ کے نظریات حرکت زمین پر بھی تنقید کی ہے اور اپنی فاضلانہ تحقیقات دنیا کے سامنے پیش کر کے سب کو حیرت میں ڈال دیا ان کی کتابیں

- معین مبین سرودر شمس و سکون زمین
- نزول آیات فرقان، سکون زمین و آسمان

..... الفکر الملہ

دیگر اسی قسم کی تحقیقات پر مشتمل ہیں نیز علوم جدیدہ میں مولانا احمد رضا خاں کی مہارت دیکھ کر لاہور شہر کے اسلامی کالج کے اس زمانے کے پرنسپل پروفیسر مولوی حامد علی جن کی جدید سائنس پر مگر یہ نظر تھی، اتنے متاثر ہوئے کہ مولانا کو چودھویں صدی کا ”مہم“ قرار دیا وہ مولانا احمد رضا کے ہاں لاہور سے بریلی آتے جاتے تھے ان سے استفادہ کرتے اور ان کے ہاں جا کر اپنے سائنسی تجربات کرتے تھے
 مولانا احمد رضا خاں ایک کامیاب سائنسدان تھے، وہ سائنس کو قرآن کی روشنی میں پرکھنے کے قائل تھے، ان کے نزدیک قرآن کتاب ہدایت بھی ہے اور کتاب حکمت بھی اس دور میں جب کہ لوگ قرآن میں تاویلیں کر کے سائنسی نظریات کو سچا ثابت کر رہے تھے اور قرآن کو سائنس کی روشنی میں دیکھ رہے تھے، اس وقت صرف اور صرف مولانا احمد رضا خاں ہی نے یہ صدا بلند کی کہ قرآن کو سائنس سے نہیں سائنس کو قرآن سے پرکھو کہ قرآنی نظریات قطعی ہیں اور قادیان نہیں جب کہ سائنس آج جو ثابت کرتی ہے، کل خود سائنسدان اس کو باطل قرار دے دیتے ہیں وہ سائنس کو قرآن کی روشنی میں دیکھتے تھے
 اختر ابو واقعی انہوں نے امریکی سائنس دان کی پیشین گوئی غلط ثابت کر دی تھی اگر ایسا ہے تو یہ بہت بڑے سائنس دان ہوئے ہم لوگوں کو ان کی تحقیقات سے فائدہ اٹھانا چاہیے ابو آپ نے جو کتابوں کے ایسے نام لائے ہیں وہ مجھے ضرور لاکر دیتے گا تاکہ میں خود ان کا مطالعہ کروں ... ابو لاکر دیں گے نا ؟
 ہاں بیٹا کیوں نہیں ضرور والد نے جواب دیا -
 اتنے میں فائدہ چاہنے لے آئی اور وہ بھی بیٹہ کر باتیں سننے لگی
 ○

اختر نے پھر سوال کیا، ابو یہ ”مجدد“ کا کیا مطلب ہے ؟

والد چاہے کا گھونٹ بھرتے ہوئے

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قربان ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر ۱۰۰ سال پر ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو اس دین اسلام کو از سر نو نیا کر دے گا یعنی حالات زمانہ کے مطابق آسمانیاں پیدا کر دے گا بڑے بڑے علمائے اسلام اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ”مجدد“ کے لئے ضروری ہے کہ ایک صدی کے آخر اور دوسری صدی کے اوّل میں اس کے علم و فضل کی شہرت رہی ہو۔ علماء کے درمیان اس کے احیاء، ازالہ بدعت اور دیگر دینی خدمات کا چرچا ہو چودھویں صدی کے بڑے بڑے علماء کی تصریح کے مطابق مولانا احمد رضا خاں چودھویں صدی کے ”مجدد“ ہیں ان کی احیاء سنت کی تحریک سے کون واقف نہیں، ان کے علم و فضل کا چرچا نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ حرمین شریفین میں بھی ہوا ہے ۱۹۰۵ء میں جب یہ حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کے لئے حاضر ہوئے تو دوران قیام مکہ، ایک دن عین حرم شریف میں بیٹھے تھے کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور ان کی پٹائی دیکھ کر کہنے لگے اللہ کا نور دیکھتا ہوں نیز بعض علماء عرب نے آپ سے کسی مسئلہ پر سوال کیا تو آپ نے بغیر کسی کتاب میں حوالہ دیکھے تقریباً چار سو صفحات کی ایک عربی کتاب جواب میں لکھ دی علماء عرب نے جب آپ کا فاضلانہ جواب دیکھا تو ان کی علمی بصیرت و ذہانت پر حیران رہ گئے اور بے ساختہ یہ اعلان کیا کہ یہ شخص موجودہ صدی میں ”مجدد“ دین و ملت ہے مولانا احمد رضا خاں نے اپنی زبان و قلم سے رد بدعات اور احیاء اسلام کے لئے بھرپور جدوجہد کی، بے شمار فتاویٰ جاری کئے اور سینکڑوں رسائل تحریر کئے ہیں

اختر ابو بدعات کسے کہتے ہیں ؟

بیٹا بدعات، بدعت کی جمع ہے اور بدعت کے لغوی معنی کسی نئی بات کا اضافہ

کرنا ہے مولانا احمد رضا خاں نت نئی خلاف شریعت باتوں کے تحت مخالف تھے، وہ بدعات سے اس حد تک نفرت کرتے تھے کہ اہل بدعت کی صحبت کو بھی ملک و خطرناک قرار دیتے تھے، وہ تمام زندگی اہل بدعت سے بچنے کی ہدایت کرتے رہے انہوں نے عوام اور خاص سب کو یہی نصیحت کی مولانا احمد رضا خاں ہر وہ نئی بات جس کو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ فرمایا، ہو اور جس سے منشاء شریعت کو تقویت پہنچے، جائز قرار دیتے تھے، جب کہ دیگر نئی بدعات جن سے گمراہی کو فروغ ملے، نفرت کرتے تھے۔ وہ دین تو دین، دنیاوی زندگی میں بھی ایسی نئی باتوں کی تائید نہ کرتے تھے جو آدمی کے اسلامی تشخص کو بھروسہ کر دیں

اتنے میں باہر دروازہ پر کسی نے دستک دی

ارے اختر دیکھو تو باہر کون ہے

اختر نے باہر جا کر دروازہ کھولا تو ان کے ابو کے دوست سرفراز صاحب تھے۔

..... اختر نے وہیں سے کہا، ابو! سرفراز اکل ہیں

ہاں بھئی اوھر بلا لو

سرفراز صاحب اندر آئے اور سلام دعا کر کے صوف پر بیٹھ گئے اور بولے ...

..... واہ، نواب صاحب ابھی تک بستر سے اٹھے نہیں ارے کونسا

آج دفتر جاتا ہے، آرام سے انہیں گے۔ تو سناؤ کیا حال چال ہیں کیسے آنا ہوا ...

..... اختر کے والد نے کہا

بس یاد کیا بتاؤں، سب گھر والے کل سے شادی میں گئے ہوئے ہیں، پور ہو

رہا تھا، سوچا چلو تم سے چل کر گپ شپ کریں گے۔ سرفراز صاحب نے جواب دیتے

ہوئے کہ تم سناؤ کیا خبریں ہیں

اکل آج اخبار میں عالم اسلام کی ایک عظیم شخصیت پر مضامین آئے ہیں،

ابھی ابو اور ہم لوگ انہی کی شخصیت پر باتیں کر رہے تھے۔ اختر نے اپنے ابو کے چنگ سے اخبار کا خصوصی ایڈیشن اٹھا کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ سرفراز صاحب نے اخبار دیکھتے ہوئے کہا، 'اچھا بدعنی مولانا بریلوی کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ جس نے بریلوی فرقہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ اور عالم اسلام کے بڑے بڑے جید علماء کرام کو کافر قرار دیا تھا' یہ تو انگریزوں کا ایجنڈ تھا ایجنٹ، اور اپنے انگریز آقا کے حکم پر اس نے دین میں نئی نئی باتیں پیدا کر کے بگاڑ پیدا کیا۔۔۔۔۔

کیا کہتے ہو۔۔۔۔۔ تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے، اختر کے والد نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ مجھے کسی نے نہیں بتایا، میں نے خود کتابوں میں پڑھا ہے، سرفراز صاحب نے کہا۔۔۔۔۔ کیا

اختر کے والد نے کہا کہ تم نے مولانا احمد رضا خاں کی اصل کتب کا مطالعہ کیا ہے یا کہ صرف دوسروں کی ہی کتابیں پڑھی ہیں۔۔۔۔۔ ؟

میں نے اصل کتاب تو کوئی بھی نہیں دیکھی، ہاں ان پر لکھی گئی کتب ہی پڑھی ہیں۔۔۔۔۔ سرفراز صاحب نے جواب دیا۔۔۔۔۔

ہاں، جب بھی تو تم غلط فہمی کا شکار ہو۔۔۔۔۔ کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ سنی مثالی بات پر یقین نہ کر لو جب تک تصدیق نہ کرو۔۔۔۔۔ میرے پاس مولانا احمد رضا خاں کی کچھ کتابیں ہیں، میں تم کو دکھاتا ہوں۔۔۔۔۔ سرفراز صاحب کو جواب دیتے ہوئے اختر کے والد نے اختر سے کہا، 'بیٹا جاؤ ذرا میری الماری کھول کر درمیان والے خانے کی کتابیں نکال کر لاؤ۔۔۔۔۔ میں اسے میں منہ ہاتھ دھو لوں۔۔۔۔۔

اور بیٹی فاطمہ۔۔۔۔۔ !

تم ناشتہ تیار کر کے لگاؤ۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اختر کتابیں نکال کر لے آیا اور اس کے والد بھی منہ دھو کر آ گئے۔ اور بولے۔۔۔۔۔ دیکھو مولانا احمد رضا خاں نے اسلام سے ہٹ کر کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا۔۔۔۔۔ ان کی محققانہ تحقیقات دیکھو۔۔۔۔۔ ان میں وہی بات ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔۔۔۔۔ سب باتیں سچ ہیں سچ !۔۔۔۔۔ کوئی کٹ پیٹ نہیں۔۔۔۔۔ قرآن و حدیث سے تو سب کہتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ وہ انہی کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مولانا احمد رضا خاں صرف قرآن و حدیث کی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ذرا تاریخ کا بغور مطالعہ تو کرو، تم کو معلوم ہو گا کہ ہندوستان میں جب مسلمان گردوہوں میں بٹ رہے تھے تو مولانا احمد رضا خاں یہی وہ مرد مجاہد تھے کہ جو ملت اسلامیہ کو کھلے کھلے ہونے سے بچانے میں ہمہ تن مصروف تھے۔۔۔۔۔ اواخر چودہویں صدی میں مسلمانان ہندوستان کے حالات دگرگوں تھے۔۔۔۔۔ نئے نئے خیالات، نئے نئے نظریات سامنے آ رہے تھے۔۔۔۔۔

کوئی کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بڑے بھائی کے برابر ہیں اور آپ کی عزت ایسی کرنی چاہیے، جیسے بڑے بھائی کی کی جاتی ہے۔۔۔۔۔ کوئی کہہ رہا تھا حضور کا خیال نماز میں آجائے تو وہ اپنی گائے اور گدھے کے خیال میں گمن ہونے سے بدردہا برا ہے۔۔۔۔۔ کوئی کہتا تھا کہ جس کا نام "محمد" یا "علی" ہے وہ کسی چیز کا ہمار نہیں۔۔۔۔۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔۔۔۔۔ کسی نے کہا کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے، جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔۔۔۔۔ کسی نے کہا کہ عید میلاد النبی شریف منانا اور اس کی محفل میں شریک ہونا ناجائز ہے۔۔۔۔۔

کسی نے حدیث پر اعتراض کیا۔۔۔۔۔ کسی نے قرآن پر اور کسی نے حضرات اولیاء کرام و صوفیاء پر اعتراض کیا۔۔۔۔۔ یقیناً ایمان کے

نکالنے دل، شکوک و شبہات کا گھر بن گئے طرح طرح کی بولیاں بولی جاتے لگیں مولانا احمد رضا خاں نے اس وقت صدائے حق باند کی صداقت کو آشکار کیا مکرستم عربی کہ جس نے گروہ بندی فرقہ پرستی کے خلاف جہاد کیا، اسی ہی کو فرقہ پرست اور فرقہ بند کہا جانے لگا مولانا احمد رضا خاں نے کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا، انہوں نے تو وہی عقائد و افکار پیش کئے جو ہر زمانے میں مسلمان کرتے رہے۔ انہوں نے وہی بات کی اور وہی پیغام دیا جو صدیوں سے دیا جا رہا تھا۔ لوگ جس کو بھول گئے تھے انہوں نے ان باتوں کو یاد دلایا اور اسلاف کی یاد تازہ کر دی پھر وہ اسلام کی نشانی بن گئے۔ چونکہ وہ بریلی کے رہنے والے تھے اس لئے ان کا آفاقی پیغام ان کی نسبت کی وجہ سے ”بریلی“ شہر سے منسوب ہوا اور پھر ”بریلوی“ سے تعبیر کیا جانے لگا اب اسلاف کرام کے افکار و عقائد کو حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے تجدیدی کارناموں کی نسبت سے ”بریلوی“ کہا جاتا ہے

دورنہ ”بریلوی“ کوئی فرقہ نہیں رہی یہ بات کہ وہ انگریزوں کے خیر خواہ تھے، تو یہ بھی غلط الزام ہے، یہ دیکھو مولانا احمد رضا خاں کی کتاب ”قادیانی رضویہ“ کی چھٹی جلد، اس کا صفحہ نمبر ۲۳ پڑھ لو، جو کہ صاف بتاتا ہے کہ انگریز تو انگریز وہ انگریزی زبان و ثقافت، انگریزی لباس اور انگریزی تہذیب و تمدن کے بھی خلاف تھے۔ کیونکہ کبھی کسی قوم کی زبان، لباس اور تہذیب و تمدن قومی تشخص پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انگریزی لٹریچر یا علوم عقائد و خیال میں فساد پیدا کرتا ہے، اس لئے وہ ایسے لٹریچر کے خلاف تھے جو قدیم اسلامی عقائد میں فساد پیدا کرے وہ تو انصاف کے حصول کے لئے انگریزی عدالت میں جانا بھی پسند نہ کرتے تھے بلکہ انگریزی عدالت کو تسلیم ہی نہ کرتے تھے یہ لو! قادیانی رضویہ کی یہ تیسری جلد ہے۔ اس میں جگہ جگہ ایسی عبارات ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں انگریزی لباس و وضع کے

ساتھ پڑھی گئی نماز کو واجب الاعادہ سمجھتے تھے، پہلا ایسا شخص کیونکر انگریز کا خیر خواہ ہو سکتا ہے وہ تو زندگی بھر انگریز کی مخالفت کرتے رہے اور نہ صرف انگریز بلکہ ہندوؤں، روافض اور قادیانیوں کے رد میں بھی انہوں نے یہ سب کتابیں لکھی ہیں
○ رد الرافضہ (۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء)
○ اعالی الافادۃ فی تقریر الہندو بیان اشیاء (۱۳۳۱ھ / ۱۹۰۳ء)
○ اپشری العابدہ فی تحت اجلہ (۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء)
○ المعین ختم النبیین (۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء)
○ تہذیب الدین علی مرتدہ بقا دیان (۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء)
○ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء)

..... مولانا احمد رضا خاں بریلوی اتباع سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑی اہمیت دیتے تھے، وہ چاہتے تھے کہ قرآن و حدیث میں جو اللہ اور رسول سے والہانہ عشق و محبت کا مطالبہ کیا گیا ہے، مسلمانوں کے دلوں میں اس عشق و محبت کا چراغ روشن کیا جائے اور ان کے اقوال و اعمال میں اس کی جھلک نظر آئے
...

یہ مولانا کی کتاب ”مقال عرفا“ ہے جس میں انہوں نے شریعت کے علاوہ مقام راہبوں کو مردود قرار دیا ہے، وہ شریعت و طریقت کو آج کل کے لوگوں کی طرح دو الگ خانوں میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ فرماتے ہیں کہ شریعت اصل ہے اور طریقت اس کی فرع (شرح) انہوں نے بدعات کی اصلاح کے لئے رسائل تحریر کئے سجدہ تعظیمی کے خلاف یہ رسالہ ”الزبدۃ الزکیہ التحریم“ انتہیہ ”تحریر کیا غیر محرم کے سامنے عورتوں کی بے پردگی کے خلاف رسالہ ”مروج النجاء لخروج النساء“ میت کے گھر بنے ہو کر دعوت کھانے والوں کے خلاف ”جللی الصوت انشی الدعوة امام الموت“ لکھا
.....

جب کہ زیارت قبور کے لئے عورتوں کے جانے کی ممانعت کرتے ہوئے یہ رسالہ "ہمل النور فی منی النساء عن زیارت القبور" تحریر فرمایا الغرض میری معلومات کے مطابق تو مولانا احمد رضا خاں نے مشکل ترین حالات میں تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا اور تم ان کی خدمات کا اعتراف کرنے کی بجائے بہتان لگا رہے ہو حیرت ہے !

..... نہیں یار! یہ بات نہیں! اصل میں ہمیں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی شخصیت سے شروعات ہی سے اس طرح متعارف کرایا گیا اور پھر ان کے خلاف جھوٹ پر مبنی لاپرواہی میرا ذہن پر آگندہ کر دیا آج تم نے حقیقت سے آگاہ کر دیا میری آنکھوں نے نفرت کا پردہ اٹھا دیا، مجھے افسوس ہے کہ میں بغیر تحقیق و تدقیق کے اب تک اللہ کے ایک نیک ولی سے بدظن رہا اب تم سے میری گزارش ہے کہ تم مجھے مولانا احمد رضا خاں کی اپنی کتابیں لاکر دینا، تاکہ میں خود اصل کتابوں کا مطالعہ کر سوں اور مزید معلومات حاصل کر سوں سرفراز صاحب نے اختر کے والد کو بولایا تھا !

کافی دیر خاموش بیٹھے بیٹھے رہنے کے بعد اختر نے اپنے والد سے کہا ابو! کیا مولانا احمد رضا خاں نے پاکستان کی تحریک میں بھی حصہ لیا تھا !

ہاں بیٹا! اگر دیکھا جائے تو جس بنیاد پر تحریک پاکستان چلی یعنی "دو قومی نظریہ" اس کے پیش کرنے والوں میں مولانا احمد رضا خاں سرفہرست ہیں انہوں نے سب سے پہلے ۱۸۹۳ء اور ۱۹۰۰ء میں پنڈے کی آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں اس وقت دو قومی نظریے کا پرچار کر کے تحریک پاکستان کی بنیاد ڈالی جب قائد اعظم محمد علی جناح اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال بھی متحدہ قومیت کے حامی تھے، اور یہ تو آج کے اس اشتباہ میں بھی کیا ہے، دیکھو، مولانا کوثر نیازی صاحب کا اس میں مضمون ہے، 'مولانا موصوف پاکستان کے بڑے مشہور و معروف

ادیب و صحافی اور سیاستدان ہیں، وہ لکھتے ہیں -

..... مولانا احمد رضا خاں نے متحدہ قومیت کے

خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب علامہ اقبال اور قائد اعظم

بھی اس کی زلف گرہ کبیر کے اسیر تھے دیکھا

جائے تو "دو قومی نظریے" کے عقیدے میں امام احمد رضا

مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی !

پاکستان کی تحریک کو کبھی بھی فروغ نہ حاصل ہوتا اگر امام

احمد رضا سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے باخبر

نہ کرتے !

ابو اگر مولانا احمد رضا خاں نے تحریک پاکستان میں اس قدر اہم خدمات انجام دی ہیں تو پھر تحریک پاکستان کے واقعات پر ہمارے کورس کی کتابوں میں ان کا نام کیوں نہیں ملتا ؟

اختر نے پھر سوال کیا ؟

والد بیٹا یہی تو ہماری تاریخ کا المیہ ہے کہ جنہوں نے دین و ملت کی سب سے بڑی خدمت کی وہ پس منظر میں چلے گئے اور جنہوں نے ان کے مقابلے میں معمولی کام کیا، مبالغہ آرائی اور پروپیگنڈہ کے ذریعے ان کی خدمات کو رائی کا پہاڑ بنا کر دکھایا گیا۔ یہ تاریخ نگاری کا المیہ نہیں تو کیا ہے !

یہ کھلی بددیانتی نہیں تو کیا ہے ؟

تاریخ کی ترتیب میں تعصب سے کام لیا گیا اور جو کچھ بھی لکھا گیا ایک طرف لکھا گیا !

مگر ہاں !

آج کا مورخ انصاف پسند ہے اس نے حقائق و شواہد و سچ

نکلے ہیں جس کا منہ یوں ثبوت آج کا یہ اخبار ہے

ابو اختر بھائی 'سب لوگ ناشتے کے لئے کھانے کی میز پر پہنچ گئے' وہاں اختر کی والدہ پہلے ہی سے موجود تھیں سرفراز صاحب کو دیکھ کر سلام دعا ہوئی اور پھر سب، کچھ ہی دیر بعد ناشتے سے فارغ ہو کر ذرا نیک روم میں آگئے۔

اختر کی والدہ نے سرفراز صاحب سے کہا کہ بھائی جان آپ نے اختر کے دادا کی برسی پر بھائی کو کیوں نہیں بھیجا ! اور آپ خود بھی نہیں آئے ؟
بھائی کیا بتاؤں مجھے اصل میں کسی نے غلط بتایا تھا کہ سوئم چلم اور برسی وغیرہ پر جو غیر اللہ کے نام جانور ذبح ہوتے ہیں اور جو کھانا وغیرہ تقسیم ہوتا ہے وہ سب حرام ہے مگر جب میں نے اپنے محلہ کی مسجد کے پیش امام صاحب سے تفصیل دریافت کی تو معلوم ہوا کہ ذبح کے وقت جانور پر تو صرف اللہ کا نام ہی لیا جاتا ہے 'ہاں اس کا ایصال ثواب دوسروں کو کرتے ہیں اور یہی طریقہ فاتحہ وغیرہ کا ہے کہ کھانے وغیرہ پر آیات قرآنی پڑھتے ہیں اور آخر میں اس کا ایصال ثواب اپنے مرنوں کو کرتے ہیں، مگر پھر بھی مجھے تسلی نہیں ہوئی آج ہمارے مسعود بھائی نے ایک رسالہ 'کتاب "فتاویٰ رضویہ" میں دکھایا جس میں اس کی تمام تفصیل تھی اور اب مجھے ہیئت کے لئے تسلی ہو گئی ہے، بلکہ اب میں خود بھی اپنے والد صاحب کے یوم وفات پر ہر سال فاتحہ دلایا کروں گا کہ یہ تو جائز و احسن کام ہے

ارے یار مسعود یہ تو بتاؤ جب بات چل نکلی ہے تو ہو ہی جائے کہ مولانا بریلوی کا ترجمہ قرآن ہے، کیا وہ صحیح ہے اور اگر وہ صحیح ہے تو پھر عرب میں اس پر پابندی کیوں ہے ؟

یہ ترجمہ صحیح ہے بلکہ بہت ہی صحیح ہے اختر کے والد نے جواب دیا کہ یوں تو اردو زبان میں بہت سارے لوگوں نے قرآنی شریف کا

ترجمہ کیا ہے مگر مولانا احمد رضا خاں کا ترجمہ قرآن جو کہ "کنز الایمان" کے نام سے موسوم آج بھی ہر جگہ باسانی لی جاتا ہے اگر اس کا دوسرے ترجموں سے تقابل کیا جائے تو یہ فرق واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ یہ ترجمہ لغوی، ادبی اور علمی کمالات کا جامع ترین مرجع ہے رواں اور گفتہ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن کی اصل روح سے حد درجہ قریب ہے اس میں ہر مقام پر اللہ تعالیٰ اور پیغمبروں کے ادب و احترام، عزت و عصمت اور مقام و عظمت کو بطور خاص ملحوظ رکھا گیا ہے اگر تم اس ترجمہ کی عظمت کا انداز کرنا چاہو تو ذرا دوسرے ترجموں کو دیکھ کر پھر ان کا اور اس کا مقابلہ کرو "

کنز الایمان" کا مطالعہ کرنے والوں کو دوسرے تراجم کے مقابلے میں ایک واضح فرق یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس کے بغور مطالعہ سے اسلام عقائد و ایمان کی اصل حقائق سے نہ صرف یہ کہ لذت آشنائی ہوتی ہے بلکہ ایمانی دولت میں مزید برکت و اضافہ کا احساس ہوتا ہے اب رہا یہ سوال کہ عرب میں اس پر پابندی کیوں ہے تو بات یہ ہے کہ جب آج کے محققین و دانشور نے جدوجہد کی اور مولانا احمد رضا خاں کے خلاف پروپیگنڈے کا پردہ چاک کیا تو اصل حقیقت سامنے آئے گی اور لوگ مولانا احمد رضا خاں کی عظیم معجزی شخصیت سے متعارف ہونے لگے تو ان کے مختلف تعصب پیندلوں کو یہ بات نہ بھائی تو اردو فکر میں لگ گئے کہ کسی طرح یہ ذکر رضا روکایا جائے چنانچہ پرانا حربہ استعمال کر کے اہل عرب جن کو اردو نہیں آتی، ان کے ہاں یہ مکر وہ پروپیگنڈہ کیا کہ مولانا احمد رضا نے ترجمہ قرآن میں فاضل غلطیاں کی ہیں۔ اہل عرب خود تو اردو جانتے نہیں، ان کو یقین آگیا کیونکہ بتانے والے ان کو ظاہر میں پھیلے ماس مسلمان ہی معلوم ہوتے تھے، چنانچہ بعض عرب ممالک میں اس وجہ سے پابندی عائد کر دی گئی
... ورنہ سوچنے کی بات ہے کہ اسی (۸۰) سال سے کسی نے اعتراض نہیں کیا، کیا اس عرصہ میں کوئی عالم دین پیدا نہیں ہوا تھا ؟

آج سنے سنے عالم پیدا ہو گئے ہیں ؟

اور ایک بات اور بتاؤں کہ آپ تو اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے جو کہ کراچی، لاہور اور برطانیہ سے کئی مرتبہ چھپ چکا ہے اور میں نے یہ بھی سنا ہے کہ کراچی یونیورسٹی سے کوئی فاضل ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ پر ڈاکٹریٹ (PhD) بھی کر رہے ہیں یہ سب اس کی حقانیت کی دلیل نہیں تو کیا ہے۔

ہاں یار بات تو صحیح ہے کہ اتنے بڑے بڑے یزدگوں اور پرانے عالموں نے تو اعتراض کیا نہیں کیا وہ قرآن کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ! مرفراز صاحب نے کہا اس کا مطلب یقیناً یہی ہے جو تم نے بتایا کہ یہ سب تعصب ہے تعصب اور یہ لوگ خود تو تعصب کی آگ میں جل رہے ہیں دوسروں کو بھی جلا دینا چاہتے ہیں یار مسعود تم نے آج مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ میری آنکھوں سے غفلت کے پردے کو اٹھا دیا میرے دل سے تعصب کی آگ کو بجھا کر عشق حق کی آگ روشن کر دی۔

اے عشق تیرے مددے چلنے سے چھٹے سے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگاٹی ہے

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

۲ اپریل ۱۹۹۲ء

(اقبال احمد اختر قادری)

۱ احمد رضا خان، مولانا، ”مبین، مبین، ہر دور، شمس و سکون زمین“ مطبوعہ لاہور

۲ احمد رضا خان، مولانا، ”فوز مبین و در حرکت زمین“ مطبوعہ لاہور

۳ احمد رضا خان، مولانا، ”نزول آیات فرقان، سکون زمین و آسمان“ مطبوعہ لاہور

۴ احمد رضا خان، مولانا، ”الدولت الکلیہ بالمادۃ النبیہ“ مطبوعہ کراچی

۵ احمد رضا خان، مولانا، ”العلیاء النبیویہ فی التناوٹی الرضویہ جلد ششم“ مطبوعہ کراچی

۶ احمد رضا خان، مولانا، ”العلیاء النبیویہ فی التناوٹی الرضویہ جلد سوئم“ مطبوعہ کراچی

۷ احمد رضا خان، مولانا، ”مقال العرفاء باعزاز شروع و علماء مطبوعہ کراچی

۸ احمد رضا خان، مولانا، ”الذہدۃ الزکیہ تحریم مجود النبیہ مطبوعہ لاہور

۹ احمد رضا خان، مولانا، ”مروج الخیام خروج النساء مطبوعہ کراچی

۱۰ احمد رضا خان، مولانا، ”طبی الصوت لشی الدعوة امام الموت مطبوعہ کراچی

۱۱ احمد رضا خان، مولانا، ”مجلہ النور فی نبی النساء عن زیات القبور مطبوعہ کراچی

۱۲ احمد رضا خان، مولانا، ”حدائق بخش (کامل) مطبوعہ کراچی

۱۳ ظفر الدین ہماری، مولانا، ”حیات اعلیٰ حضرت“ جلد اول مطبوعہ کراچی

۱۴ اختر رضا خان، مفتی، ”دفاع کنز الایمان“ مطبوعہ بمبئی

۱۵ عیدہ لکھنؤ، اختر شاہ جمال پوری، ”عالمہ خلافت کنز الایمان“ مطبوعہ لاہور

- ۲۱ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر حیات مولانا احمد رضا خان مطبوعہ سیالکوٹ
- ۲۲ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر اقبال مطبوعہ کراچی
- ۲۳ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر رہبر رحمتا مطبوعہ کراچی
- ۲۴ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر امام احمد رضا اور عالم اسلام مطبوعہ کراچی
- ۲۵ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم مطبوعہ لاہور
- ۲۶ احمد رضا خان مولانا روالہ مطبوعہ لاہور
- ۲۷ احمد رضا خان مولانا قمر الدین علی مزید بٹاویان مطبوعہ لاہور
- ۲۸ مجید اللہ قادری پروفیسر قرآن سائنس اور امام احمد رضا مطبوعہ کراچی
- ۲۹ اقبال احمد اختر القادری امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد مطبوعہ کراچی
- ۳۰ اقبال احمد اختر القادری نادر زمین ہستی مطبوعہ حیدر آباد (سندھ)
- ۳۱ کوثر نیازی مولانا ایک ہمہ جہت شخصیت مطبوعہ کراچی
- ۳۲ اسماعیل دیلوی تقویت الایمان مطبوعہ لاہور
- ۳۳ اشرف علی تھانوی مولوی حفظ الایمان مطبوعہ کراچی
- ۳۴ رشید احمد گنگوٹی مولوی البرا بن القاطلہ مطبوعہ دیوبند
- ۳۵ احسان الہی ظہیر البریلویہ مطبوعہ لاہور

فیض جاری واہ وا

- حضرت احمد رضا کا فیض جاری واہ وا
ہو سنی ممنون جس کی قوم ساری واہ وا
- ان کی تحقیقات نے ہو کر جہاں میں رونما
دشمنوں پہ کر دیا اک خوف طاری واہ وا
- دیندہ و نیک میں اک زلزلہ سا آگیا
مرد مومن کی جو دیکھی ضرب کاری واہ وا
- انگے جلوے سے بچی اطراف عالم میں یہ دھوم
ہے رضا اعدائے حق پہ قہر باری واہ وا
- برق بن کر جب گرسے وہ کاغذ کوئے نسق پر
جھوم کر قدرت خدا کی بھی پکاری واہ وا
- بندہ ان کا کلام پاک ہے سب دلہندہ
ہر طرف ہے عشق کی منظر نگاری واہ وا
- زندگی کی رات میں یاد نبی کی سوز سے
ان کی چشم تر نے کی اختر شاری واہ وا
- تائید عشق رضا کا عاشقوں نے دیکھ کر
مولوی کی دیکھ لی یہ نیز گاری واہ وا
- چل غلام مصطفیٰ کر ان کی نظروں کو سلام
جن کے صدقہ سنیت ہے یہ تمہاری واہ وا

دست تعاون بروہائے

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور پاکستان

رضا اکیڈمی خالصتاً اہلسنت و جماعت کا ایک فعال مذہبی اشاعتی ادارہ ہے جو امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علمائے حق کی مفید ترین تصانیف کو نہایت عمدہ انداز میں شائع کر کے مفت تقسیم کر رہا ہے۔

اس مشن کو مزید فروغ دینے کیلئے آپ بھی دست تعاون بروہائیں، دفتر سے رکنیت فارم حاصل کریں اور اس کی ممبر شپ قبول کر کے اپنی خدمات کو مسلک کیلئے موثر بنائیں۔
رابطہ دفتر :-

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)، محبوب روڈ مسجد رضا چاہ میراں لاہور
پاکستان - کوڈ نمبر ۵۳۹۰۰

فیضِ باری واہ وا!

حضرت احمد رضا کا فیضِ باری واہ وا
 ہو گئی مومنوں جس کی قوم ساری واہ وا
 ان کی تحقیقات نے ہو کر جہاں میں رونا
 دشمنوں پر کر دیا اک خوفِ طاری واہ وا
 ان کے بسو سے چلی اُٹھیں علم میں پیغم
 ہے رضا اعدائے حق پر قہرِ باری واہ وا
 باندہ ان کا کلام پاک سے سب و پندیر
 ہر طرف ہے عشق کی منظرِ نگاری واہ وا
 پیلِ ندامت طے کران کی خدمت میں سلام
 بن کے صدقہ نیت ہے یہ تہبازی واہ وا
 سلام مصلیٰ علیہ